

پیش کھو کر مٹ جائے گا۔

مطلب یہ ہے کہ شعلہ محبت، ہر لحظہ داغِ دل کو گرم رکھتا ہے، ورنہ محبوب سے دُوری کے باعث جو افسردگی و پژمردگی چھائی ہوئی ہے، اور جس کے باعث میں خاموش بیٹھا ہوں، داغِ دل کو افسردہ کر ڈالے گی۔

۲۔ تشریح : جس محبوب نے لڑکپن میں میری درد بھری کہانی نہ سنی، حالانکہ اس عمر میں کہانیاں سننے کا خاص شوق ہوتا ہے، اس سے جوانی کے زمانے میں کیا اُمید رکھ سکتا ہوں؟

۳۔ تشریح : کسی کو خواہ مخواہ دکھ دینا اور مصیبت میں ڈالنا اچھا نہیں، ورنہ میں دعا مانگتا کہ یارب! میری زندگی میرے دشمن کو عطا کر دے۔ یعنی میری زندگی اتنی المناک اور درد انگیز ہے کہ دشمن کے لیے بھی ایسی زندگی کی آرزو نہیں کر سکتا۔

داغ رہے کہ یہ بھی اپنی زندگی غم ناک و رنج افزا ہونے کا ایک انداز^{سبب} ہے۔ واقعی مقصود یہ نہیں کہ دشمن کے لیے ایسی دعا مانگی جائے۔

۱۔ تشریح :

میرزا خود اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے عبد الرزاق شاکر کو لکھتے ہیں :

ظلمت کدے میں میرے شبِ غم کا جوش ہے
اک شمع ہے دلیلِ سحر، سو خموش ہے
نے مژدہ وصال، نہ نظارہ جمال

اک شمع ہے دلیلِ سحر، سو خموش ہے
مدت ہوئی کہ آشتی چشم و گوش ہے

یہ خبر ہے۔ پہلا مصرع

ظلمت کدے میں میرے شبِ غم کا جوش ہے

یہ مبتدا ہے۔
اے شوق! یاں اجازت تسلیم ہوش ہے